مدینۃ المسیح

علامہ حافظ روشن علی صاحب کی صحت تاحال درست نہیں ہوئی۔ احباب دعاؤں میں برابر لگے رہیں۔

۱۲ جنوری کی شام پولیس لائن گورداسپور کی ٹیم قادیان آئی اور ۱۳ کی صبح کو جامعہ احمدیہ سے ہاکی کا میچ ہوا۔ جس میں پولیس ایک گول سے جیت گئی۔ دوپہر کو مدرسہ احمدیہ سے والی بال کا میچ ہوا۔ جس میں مدرسہ احمدیہ دو گیم سے جیتا۔ اسی شام احمدیہ کلب سے ہاکی کا میچ ہوا۔ جس میں کلب دو گول سے جیتا۔

۱۴ کی صبح کو ہائی سکول سے ہاکی کا میچ ہوا۔ جس میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ اور شام کو پھر احمدیہ کلب سے مقابلہ ہوا جس میں کلب تین گول سے جیتا۔

۱۴ جنوری کپتان لافٹن صاحب انچارج لوکل باڈیز معہ اپنی میم صاحبہ کے سمال ٹون کمیٹی کے معائنہ کے لئے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ لاہور میں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۲ جنوری کی شام کو بذریعہ موٹر لاہور تشریف لائے۔ اور لفٹیننٹ ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب کی کوٹھی چھاؤنی لاہور میں رونق افروز ہوئے۔ ۱۳ کو بارہ بجے کے قریب احمدیہ ہوسٹل لاہور میں تشریف لائے۔ جہاں مختلف کالجوں کے احمدی اور غیر احمدی طلباء نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور لاہور کے بعض اصحاب کو بھی شرف باریابی حاصل ہوا۔ اس کے بعد جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور حضور کو اپنی کوٹھی ماڈل ٹاؤن میں لے گئے۔ جہاں حضور نے معہ خدام شام کا کھانا تناول فرمایا۔ اور پھر رات کو چھاؤنی لاہور تشریف لے آئے۔

۱۴ جنوری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اور حضور کے ہمراہی خدام کو جناب چوہدری شہاب الدین صاحب پریزیڈنٹ پنجاب کونسل نے اپنی کوٹھی پر دعوت چاء دی۔ اور شام کے کھانے کی دعوت چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ نے دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منارۃ المسیح کیلئے چندہ

جدید تحریک پر ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء تک منارۃ المسیح کے لئے جن احباب نے روپیہ بھیجا ہے۔ ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱- ڈاکٹر شاہ نواز صاحب افریقہ - یکصد روپیہ
۲- پیر منظور محمد صاحب قادیان - "
۳- چوہدری نعمت اللہ خاں صاحب سب جج دہلی - "
۴- گل محمد صاحب شلغواں کامل پور - "
۵- شیخ نیاز محمد صاحب گوجرانوالہ - "
۶- غلام حسین صاحب لدھیانہ - "
۷- سیٹھ علی محمد - اللہ دین صاحب سکندر آباد - "
۸- فاطمہ عبداللہ بیگم صاحبہ دختر سیٹھ عبد اللہ اللہ دین صاحب سکندر آباد } یکصد روپیہ
۹- فضل دین صاحب سب اورسیر مردان - "
۱۰- سیٹھ اسماعیل آدم صاحب بمبئی - "
۱۱- ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کھاریاں - "
۱۲- سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ } "
۱۳- جمیلہ خاتون زوجہ سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ } "
۱۴- مرزا محمد صادق صاحب لاہور - "
۱۵- ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ننکانہ - "
۱۶- میاں محمد شریف صاحب ای-اے سی - "
۱۷- امتہ الرحمٰن صاحبہ بھیرہ - "
۱۸- چودھری محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر } یکصد روپیہ
۱۹- ملک مولا بخش صاحب امرتسری - "
۲۰- ابراہیم یوسف صاحب یدو دلی - پچاس روپیہ
۲۱- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب - یکصد روپیہ
۲۲- چوہدری فتح محمد صاحب - "
۲۳- بابو عبد الحمید صاحب شملوی - "
۲۴- مولوی فضل الدین صاحب - "
۲۵- مولوی عبد الرحیم صاحب درد و ماسٹر قادر بخش صاحب } "
۲۶- مولوی عبد المغنی صاحب - "

نوٹ ۱ - نمبر ۲۰ کو چاہیے۔ بقیہ رقم بہت جلد ارسال فرمائیں۔
۲ - ابھی تک ۴۴ آدمیوں کے لئے گنجائش ہے۔ احباب کو جلدی کرنی چاہیئے۔ ایسا موقعہ پھر ملنا مشکل ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے ✣

ذوالفقار علی خاں ناظر اعلےٰ قادیان

نظارت تعلیم و تربیت کا اعلان

سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت و امراء جماعت ہائے احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - امید ہے۔ کہ آپ صاحبان بفضل خدا اپنی جماعت کے جملہ مرد و زن و بچگان کی تعلیمی ترقی اور عملی حالت کی اصلاح و بہبودی کے واسطے حتی الوسع کوشاں ہونگے اور یہ امر بھی آپ پر واضح ہوگا۔ کہ جس طرح اپنی اپنی جگہ پر مقامی جماعت کے افراد کی بہتری اور ترقی کے لئے کوشش کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ آپ صاحبان کی کوشش اور جو نتائج اس پر مترتب ہوں ان سب کا علم مرکز کو بھی ہوتا رہے۔ چنانچہ اسی مقصد کے لئے نظارت ھذا نے رپورٹ کی فارمز بصورت نقشہ چھپوا کر ہر ایک سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت کی خدمت میں ارسال کردی ہوئی ہیں ابتداءً ایک خاص تعداد جماعتوں کی طرف سے مذکورہ بالا ماہواری رپورٹ موصول ہوتی رہی ہے۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ کمی آنی شروع ہوئی۔ حتےٰ کہ اب صرف چند ایک جماعتوں کی طرف سے رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ اور باقی ماندہ جماعتوں نے اپنے اس فرض کی اہمیت کو ایک حد تک نظر انداز کردیا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا آپ صاحبان کو توجہ دلاتے ہوئے امید رکھتا ہوں۔ کہ آئندہ کے لئے آپ صاحبان جس طرح جماعت کی بہتری کے واسطے کوشش کرنا ضروری اور فرض سمجھتے ہیں۔ ویسے ہی مرکز میں اس کی باقاعدہ رپورٹ بھجوانے کی طرف بھی خاص توجہ رکھیں گے۔ اور ہر ایک انگریزی مہینے کے ختم ہونے پر اس کی رپورٹ تیار کرکے نئے مہینے کی ابتداء میں باقاعدہ ارسال فرماتے رہیں گے۔ تمام جماعتوں کی طرف سے زیادہ سے زیادہ ہر نئے مہینے کی دس تاریخ گذشتہ ماہ کی رپورٹ دفتر نظارت ہذا میں موصول ہو جانی چاہیئے۔ ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء کی کارگذاری کی رپورٹ بہت جلد ارسال فرمائی جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو

عبد الرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نظارت اعلیٰ کا اعلان

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے لئے چوہدری فضل محمد خاں صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک سال کے لئے یعنی ۳۰- اپریل ۱۹۲۹ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ مگر گزٹ میں ۳۰- اپریل ۱۹۳۰ء تک غلطی سے چھپ گیا ہے۔ احباب اس کو درست کریں۔ اور مطلع رہیں۔

ذوالفقار علی خاں ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان نکاح

۲۳- دسمبر ۱۹۲۸ء برادرم مولوی نذیر احمد صاحب پسر بابو فقیر علی صاحب اسٹیشن ماسٹر قادیان کا نکاح عزیزہ آمنہ بیگم بنت شیخ عبد الرب سے بعوض مبلغ پانصد مہر مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ دعا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے فریقین کے لئے موجب خیر و برکت کرے۔ خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

غیر مبائعین کا مقدمہ

ماسٹر یعقوب خاں صاحب غیر مبائع نے ایڈیٹر اور پرنٹر "الفضل" کے خلاف ہتک عزت کا جو مقدمہ گجرات میں دائر کیا تھا۔ اس کے انتقال کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی تھی۔ ۱۱- جنوری کو یہ درخواست آنریبل مسٹر جسٹس ظفر علی کے اجلاس میں پیش ہوئی۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کا بیان سننے کے بعد آنریبل جج نے حکم دیا۔ کہ مقدمہ کی سماعت لاہور میں ہو۔

"الفضل" آپکو کیوں لیٹ پہونچا

۱۵- دسمبر کا الفضل نمبر ۵ ٹھیک وقت اور تاریخ پر ڈاک خانہ میں تمام پہونچا دیا گیا۔ مگر ڈاک خانہ نے آدھا بھجوایا۔ آدھا روک دیا اور دوسرے دن بھجوایا۔ اس وجہ سے کئی خریداران الفضل کو اخبار جو لیٹ ملا ہے۔ اس میں ہمارا قصور نہیں۔ معاملہ افسران محکمہ ڈاک تک پہونچا دیا ہے۔ ایسی دیر کے متعلق خریداران ہمیں معذور سمجھیں (۲) ۱۵- جنوری کو "مصباح" بھی ڈاک خانہ نے نہیں بھجوایا وہیں رکا پڑا ہے ✣

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

اخبار احمدیہ

اعلان امور عامہ

ہمارے ایک احمدی نوجوان جو نہایت محنتی اور دیانتدار ہیں۔ فوج میں بعہدہ دفعدار میجر رہے ہیں۔ اور ٹریٹوریل فوج میں سیکنڈ لفٹنٹ ہیں۔ فارغ ہیں۔ انتظامی قابلیت کا خاص ملکہ ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو مربعوں یا جاگیر کے انتظام کے لئے کسی مختار کی یا منتظم کی ضرورت ہو۔ تو دفتر ھذا سے خط و کتابت کریں۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

قبول اسلام

۳۰- دسمبر ۱۹۲۸ء مسمی کھڈیر ولد نیا نابیل ساکن موضع ادھے پور ضلع شاہجہانپور مسجد مبارک قادیان میں مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام مبارک احمد رکھا گیا۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں ثابت قدم رکھے۔ اور اسلام کے فیوض سے متمتع فرمائے ✣

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

درخواست دعا

۱- میرے بھائی محمد یوسف غوری صاحب عرصہ دراز سے بیمار ہیں تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے صحت فرمائیں۔

خادم محمد اسمٰعیل غوری احمدی یادگیر نظام دکن

۲- میرا لڑکا ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کریں ✣

محمد ابراہیم از بہادل نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

نبوّت مسیح موعودؑ اور غیر مبائعین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مندرجہ بالا عنوان پر حسب ذیل تقریر کی:-

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علے اعقابکم ومن ینقلب علے عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین۔

وفات مسیح پر ایک نئی دلیل

بعض احباب کے دل میں خیال گذرا ہوگا۔ کہ شائد میں وفات مسیحؑ کا مسئلہ بیان کرنے لگا ہوں۔ کیونکہ آیت موصوفہ کو احمدی احباب عام طور پر وفات مسیحؑ کے ہی ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اور میں بھی وفات مسیحؑ کے ثبوت میں اسے پیش کیا کرتا ہوں۔ بلکہ اس آیت سے علاوہ مشہور استدلال کے ایک نئے استدلال سے بھی وفات مسیحؑ کا مسئلہ ثابت کیا کرتا ہوں۔ لیکن اس وقت اس آیت سے میرا استدلال اور ہی معنوں میں ہے جس کا میرے مضمون کے ساتھ تعلق ہے۔ ہاں جملہ معترضہ کے طور پر وفات مسیحؑ کا مسئلہ اس نئے استدلال سے بھی اس موقعہ پر خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اور وہ اس طرح پر ہے۔ کہ آیت موصوفہ میں خدا تعالےٰ اپنے رسولوں کے متعلق ایک سُنت بیان کرتا ہے کہ ہر ایک رسول کی دو طرح کی زندگی ہوتی ہے۔ ایک شخصی زندگی جو وفات تک پائی جاتی ہے۔ چنانچہ افان مات او قتل کا فقرہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تریسٹھ سال تک کی زندگی تھی۔ دوسری اس کی وفات کے بعد کی زندگی جو قدرت ثانیہ کے رنگ میں پائی جاتی ہے جو خلفاء اور متبعین کے ذریعہ پائی جاتی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کی زندگی جو آپؐ کے خلفاء اور متبعین کے ذریعہ ظہور میں آئی۔ چنانچہ وسیجزی اللہ الشاکرین۔ کا فقرہ اس پر دال ہے۔ اور خدا کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ کسی رسول کی دوسری زندگی جو خلفاء اور بعد کے سلسلہ متبعین کے ذریعہ پائی جاتی ہے۔ وہ ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک اس کی پہلی زندگی کہ جس کا سلسلہ روز وفات تک ہے وہ ختم نہ ہو جائے۔ اب اس سنت الٰہیہ پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس سنت کے ماتحت حضرت مسیح اسرائیلی فوت ہو چکے۔ کیونکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے جو صاحب شریعت جدیدہ ہیں۔ حضرت مسیحؑ کا سلسلہ ختم ہو چکا۔ تو اس سے یہ بھی لازم آیا۔ کہ حضرت مسیح کے سلسلہ کے ختم ہونے سے پہلے اُن کی شخصی زندگی بھی ختم ہو چکی۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ مسیح کا بحیثیت رسول سلسلہ تو ختم کر دیا جائے۔ اور اس کی شخصی زندگی کو اس کے سلسلہ کو ختم کر دینے کے بعد بھی قائم رکھا جائے۔ جو محض ایک عبث اور غیر مناسب امر معلوم ہوتا ہے۔ پس حق یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السّلام فوت ہو گئے۔

آیت موصوفہ کا میرے عنوان مضمون کے ساتھ تعلق

آیت موصوفہ کا میرے مضمون کے ساتھ تعلق بوجہ مبائعین اور غیر مبائعین یعنی جماعت احمدیہ کے دو فریق ہو جانے کے لحاظ سے ہے۔ کیونکہ آیت موصوفہ کے آخری فقرات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول کی وفات کے بعد جماعت کے دو فریق ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ فریق جو من ینقلب علے عقبیہ کا مصداق بن جاتا ہے۔ اور دوسرا وہ فریق جو وسیجزی اللہ الشاکرین کا مصداق ہوتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ من ینقلب کا مصداق کون ہے۔ اور الشاکرین کا مصداق کون ہے۔

جماعت احمدیہ کا اختلاف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کی جماعت کے دو فریق ہو گئے۔ اور مبائعین و غیر مبائعین کا اختلاف گو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورِ خلافت کے شروع سے ظہور میں آیا۔ لیکن اس اختلاف کا بیج حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارضاہ کے دورِ خلافت میں ہی بویا گیا تھا۔ گویا یوں کہنا چاہئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دور میں یہ اختلاف کا بیج ابھی زمین میں تھا۔ اور نمایاں طور پر رونما نہیں ہوا تھا۔ لیکن عہد خلافت ثانیہ کے شروع میں یہ کھلے طور پر رونما ہوا۔ اور جہاں تک بڑھ سکتا تھا۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں خوب بڑھا۔ اور خلافت اور خلفاء کے استیصال کے لئے غیر مبائعین نے اپنی ہر ممکن طاقت کو صرف کر دیا۔ حق اور باطل کے مقابلہ کا جو نتیجہ ظہور میں آیا۔ وہ دنیا جہان کے سامنے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی معیت اور تائید و نصرت کس فریق کے شامل حال ہوئی۔ اور ناکامی۔ نامرادی اور حرمان و خسران کس کو نصیب ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب نے بمعہ رفقاء خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی تحقیر اور خفت کرنے سے بغاوت کی راہ اختیار کی۔ اور لاہور میں جا کر خود کئی خلیفے اپنی امارت کے ماتحت مقرر کر دئے۔ جن کا اب نام و نشان تک نہ رہا۔ اور دوسری طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے منصب خلافت کے ماتحت کئی امیر مقرر کئے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ کی شانِ خداداد کا جلوہ گاہ بنے ہوئے ہیں۔

بعض لوگ جماعت احمدیہ کے اختلاف کو باعث اعتراض ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پیشگوئی کے مطابق اس اختلاف کا پایا جانا بھی آپ کی ایک عظیم الشان صداقت ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امت محمدیہ کا تہتر فرقوں میں بٹ جانا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی وحی ہے۔ "دو مسلمان فریق سے خدا ایک کے ساتھ ہوگا۔ یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔" پھر فرمایا انی معک یا ابن رسول اللہ کہ رسول اللہ یعنی مسیح موعودؑ کا بیٹا ان دو فریق میں سے جس کے ساتھ ہوگا۔ خدا اسکے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ خدا ابن رسول اللہ کی معیت میں ہوگا۔ اور اسی کا مخالف فریق کے مقابلہ میں مددگار ہوگا۔ سو خلیفہ ثانی جو ابن رسول بھی ہیں۔ ان کے ساتھ خدا کی معیت اور نصرت کا نظارہ کوئی مخفی امر نہیں۔ یہ وہ جلوہ ہے۔ کہ جسکی صداقت کا ایک جہان گواہ ہے۔

مخالفت خلفاء کی سزا

آیت موصوفہ بالا میں فلن یضر اللہ شیئا میں خلفاء کے باغیوں سے محفوظ رہنے کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ کہ خلفاء کے باغی منصب خلافت چھیننے کے لحاظ سے انہیں ضرر نہیں دے سکتے۔ خدا نے خلفاء کی جگہ فلن یضر اللہ کا فقرہ فرمایا۔ کہ من ینقلب علے عقبیہ کی صفت والے باغی اور مرتد لوگ خدا کو ضرر نہیں دے سکیں گے۔ حالانکہ خدا کو ضرر کوئی دے سکتا ہے۔ نہ ہی کسی کا ارادہ ضرر دینے کا ہوتا ہے۔ پس خلفاء کی خلافت کے لئے باغیوں کا مزاحم ہونا ہی خدا کا ضرر ہے۔ جس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے جیسے کہ آیت استخلاف میں ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضےٰ لہم میں دین کی نسبت خدا تعالےٰ نے نہ اپنی طرف نہ اپنے رسول کی طرف۔ اور نہ ہی اسلام کی طرف کی۔ بلکہ صرف خلفاء کی طرف کی۔ اور خلفاء کو مجسم دین قرار دیا۔ یہ اس لئے کہ باغی لوگ خلفاء کے مقابلہ میں کبھی قال اللہ اور کبھی قال الرسول اور کبھی تعلیم اسلام کی نسبت سے مغالطے دیکر لوگوں کو بتلاتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ دیکھو یہ شخص، جو خلیفہ بنتا ہے۔ یہ خدا اور رسول اور اسلام کے خلاف کام کرتا ہے۔ اور لوگوں کو غلط تعلیم دیتا ہے۔ جس کی تردید میں خدا نے دین کی نسبت خلفاء کی طرف کرکے فرمایا۔ کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم یعنی دین تو وہی ہے۔ جو ان خلفاء کا دین ہے۔ اور وہی خدا کا پسندیدہ دین ہے۔ آدم کے ذکر میں خدا تعالےٰ نے بتایا۔ کہ خلفاء کے وجود کے متعلق فرشتوں تک کی مخلوق دھوکا کھا سکتی ہے۔ اور غیر مبایعین تو فرشتے ہی نہیں۔ ان کا دھوکا کھا جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ خدا نے یہ بھی بتادیا کہ خلفاء کی مخالفت سے علم صحیح سے انسان محروم ہوجاتا ہے۔ حتیٰ کہ معمولی تناقضات میں بھی فرق کرنا نہیں جانتا۔ جیسے کہ فرشتے آدم پر اعتراض کرتے ہوئے خدا پر بھی اعتراض کرنے لگ گئے۔ کہ اتجعل فیھا من یفسد فیھا یعنی اے خدا کیا تو ایک مفسد اور سفاک کو خلیفہ بناتا ہے۔ گویا خدا کی شان علیمانہ و حکیمانہ پر حملہ کردیا۔ کہ خدا مفسد اور سفاک کو خلیفہ بنانے والا ہے۔ پھر نحن نسبح بحمدک و نقدس لک بھی کہہ دیا۔ اور یہ نہ سمجھا۔ کہ جسے سبوح اور حمید اور قدوس ظاہر کررہے ہیں۔ اسی کو مفسد اور سفاک انسان کا خلیفہ بنانے والا بتارہے ہیں جو صریح تناقض ہے۔ پس خلیفہ کی مخالفت کرنے والے علم صحیح سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور اگر وہ علم صحیح رکھتے بھی ہوں۔ تو ان سے مسلوب ہوجاتا ہے۔ جیسے غیر مبایعین سے عقائد صحیحہ جو مسیح موعود کی نبوت کے اقرار اور مسیح کے بے پدر ہونے کی صورت میں پائے جاتے تھے۔ خلیفہ ثانی کی مخالفت سے مسلوب ہوگئے۔ اور پہلے خلیفہ کا انکار کیا۔ پھر اس کی شامت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کیا۔ پھر ۱۷ر جون والے جلسہ میں جو آنحضرت صلعم کی شان کے اظہار کے لئے تھا اس کے متعلق بھی مخالفت کرنے والے ہوئے؛

جڑانوالی کا ایک واقعہ

جڑانوالہ میں ایک غیر مبایع تھے۔ میری ان سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے وقت اور بھی کئی اشخاص پاس تھے۔ اور وہ غیر احمدی تھے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ مولوی صاحب! لاہوری پارٹی اور قادیانی پارٹی سے حق پر کون ہے میں نے کہا کہ اس کا فیصلہ تو قریباً ۱۳۰۰ سو برس ہوئے ہو چکا ہے کہ حق پر کون ہے۔ کہنے لگے کس طرح میں نے بتایا۔ کہ خلفاء اور اہلبیت کے لحاظ سے پہلے تین فرقے تھے۔ اب دو فرقے ہیں۔ ایک خوارج کا فرقہ تھا جو اہل بیت کا مخالف اور دشمن ہوگیا۔ دوسرا روافض کا جو خلفاء کا مخالف اور دشمن ہوگیا۔ تیسرا اہل سنت والجماعت کا جو ایک طرف خلفاء کو برحق سمجھتا اور ان سے محبت رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف اہل بیت سے تعلق اور محبت رکھنے والا ہے۔ اب آپ لوگ خود بھی جانتے ہیں۔ اور ان غیر مبایعین سے جو لاہوری پارٹی کے لوگ ہیں۔ ان سے بھی دریافت کرسکتے ہیں۔ کہ خوارج اور روافض اور اہل سنت والجماعت تینوں فرقوں سے کون حق پر ہے جو جواب ان سے یا آپ لوگوں کی طرف سے ہو ہماری طرف سے بھی وہی جواب سمجھو۔ کہنے لگے حق پر تو اہل سنت والجماعت ہیں۔ جو خلفاء اور اہل بیت دونوں سے تعلق اور محبت رکھنے والے ہیں۔ میں نے کہا اس وقت بھی اسی پر قیاس فرمالیجئے ہاں فرق ہے تو صرف اس قدر کہ پہلے تین فرقے تھے۔ اب دو فرقے ہیں۔ پہلے خوارج اور روافض کے دو فریقوں کے قائم مقام غیر مبایعین اور اہل سنت والجماعت کے قائم مقام ہم مبایعین ہیں۔ کیونکہ غیر مبایعین خوارج اور روافض کی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کے بھی دشمن اور مخالف ہیں۔ اور آپ کے خلفاء کے بھی دشمن اور مخالف۔ اور ہم مبایعین خلفاء اور اہل بیت دونوں سے تعلق محبت رکھتے ہیں۔ اور دونوں کے متبع ہیں۔ میں نے غیر مبایع صاحب سے کہا۔ کہ منشی صاحب آپ اتنا تو فرمادیں۔ کہ خوارج۔ روافض اور اہل سنت والجماعت سے آپ کے نزدیک کون حق پر ہے۔ مگر آپ خاموش تھے۔ ایسے کہ گویا آپ کے دہان میں زبان ہی نہیں

مندرجہ عنوان مضمون کی ضرورت

چونکہ غیر مبایعین باوجود حق پر نہ ہونے کے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد حقہ کو جن پر آپ تادم واپسیں قائم رہے۔ کو ترک کردینے کے باوجود پبلک کو مغالطہ میں ڈالتے رہتے ہیں۔ کہ قادیانی جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور عقائد کے خلاف نئی تعلیم اور نئے عقائد گھڑے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ اصل حقیقت سے پردہ اٹھا کر اصلیت سے آگاہ کیا جائے۔ اسی غرض کے لئے اس موضوع پر میری تقریر رکھی گئی ہے۔

غیر مبایعین جو مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء ہیں بمع مولوی صاحب موصوف کئی مسائل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کے مخالف ہیں۔ اور باوجود مخالف ہونے کے پھر لوگوں کو یہ دھوکا بھی دیتے ہیں۔ کہ ہم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کے مخالف نہیں۔ بلکہ قادیانی جماعت جو محمودی لوگ ہیں مخالف ہیں؛

غیر مبایعین کی حضرت مسیح موعودؑ اور اپنی سابقہ تحریروں سے روگردانی

اس امتحان کے لئے ہمارے پاس کئی دلائل اور وجوہ ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم مبایعین حق پر ہیں اور غیر مبایعین غلطی پر۔ ان وجوہ سے بطور نمونہ مسئلہ نبوت مسیح موعود کے بیان کرنے سے پہلے میں ایک ایسا مسئلہ پیش کرتا ہوں۔ جو اس بات کے فیصلہ کے لئے کافی معیار ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کے مخالف یا آپ کے عقائد حقہ کے ترک کرنے والے ہم مبایعین ہیں۔ یا یہ غیر مبایعین لوگ اور وہ ولادت مسیح اسرائیلی کا مسئلہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں بار بار مسیح کے بلا باپ پیدا ہونے کے مسئلہ کو اپنے عقائد میں داخل کیا ہے۔ اور اخبار الحکم مجریہ ۲۴ر جون سنہ ۱۹۰۴ء کے ص ۳ اور رسالہ ملفوظات احمدیہ کے ص ۳۶ و ص ۳۷ پر حضور کی یہ عبارت موجود ہے۔ کہ۔

"ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اور نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کرسکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔"

ایسے ہی کتاب ازالہ اوہام اور مواہب الرحمٰن۔ تحفہ گولڑویہ۔ مسیح ہندوستان میں۔ وغیرہ میں مسیح کو بے پدر لکھا ہے اور مولوی محمد علی صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے ص ۱۳۱، ص ۱۳۲، ص ۱۳۳ پر بار بار تشریح کے ساتھ اپنا عقیدہ بھی ظاہر کیا۔ اور اسی کی تائید میں بار بار یہی لکھا کہ مسیح بے باپ پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ

"صاف ظاہر ہے۔ کہ مسیح کی پیدائش ایک ایسے عجائبی رنگ میں ہوئی تھی۔ جس میں باپ کا دخل نہ تھا۔ اور اسی لئے اسے کلمہ کہا گیا۔ کیونکہ وہ معمولی طرز پر باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا۔ اور وہ اس معمولی طریق سے حاملہ نہ ہوئی۔ بلکہ خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئی۔ اس لئے اسے کلمہ کہا گیا۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"تمام مفسرین کا اتفاق ہے۔ کہ چونکہ مسیح بن باپ صرف خدا کے کلمہ کن کہنے سے پیدا ہوا۔ اس لئے اس کو کلمہ کہا گیا ہے۔"

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ حقیقۃ المسیح نامی کے ص ۳ پر لکھتے ہیں:۔

"اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے۔ تو دعوے قرآن سے دلیل دینے کا تھا۔ مگر نہ صرف قرآن کریم میں ہی یہ ذکر نہیں۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ بلکہ کوئی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ایسی نہیں ملتی۔"

ان عبارات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی اور ان کے رفقاء نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ عقیدہ جو سب کے سب آپ کی زندگی میں رکھتے تھے۔ حضرت اقدس کی وفات کے بعد بدل دیا۔ اور آج کوئی شخص بھی ان سے پوچھے تو وہ صاف طور پر بتلاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ بیشک مسیح کی ولادت کے متعلق یہی تھا۔ کہ وہ بلا باپ پیدا ہوئے۔ لیکن یہ انکا اجتہاد تھا۔ اور اجتہاد غلط بھی ہو جاتا ہے۔ اور صحیح مسئلہ یہی ہے۔ کہ مسیح کا باپ تھا۔

اب آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ من ینقلب علیٰ عقبیہ کا مصداق کون فریق ہے۔ مبایعین یا غیر مبایعین

نبوت مسیح موعود اور غیر مبایعین

اسی طرح مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غیر مبایعین نے اپنا اعتقاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

33

بدل لیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتدا میں باوجود اس کے کہ آپ کو خدا تعالےٰ نے صدہا دفعہ نبی اور رسول کے لفظ سے یاد فرمایا۔ بوجہ مزید احتیاط کے جو تقویٰ کے لئے ازبس ضروری ہے۔ نبی کے لفظ کی تاویل فرمایا کرتے تھے۔ اور نبی کے لفظ کو اپنے حق میں از روئے تاویل محدث کے معنوں میں سمجھا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے خدا تعالےٰ کی بار بار اور متواتر وحی سے جو بارش کی طرح آپ پر نازل ہوئی تاویل کی جگہ صراحت کو اختیار کیا۔ اور اس کے بعد نبی کے لفظ کی تاویل چھوڑ دی۔ بلکہ نبی کے لفظ کو صریح معنوں میں جو نبوت کے مفہوم کو مستلزم ہیں استعمال فرمایا۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۹-۱۵۰ پر حضور یوں فرماتے ہیں:-

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ (انکار نبوت) پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

پھر آپ تتمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۶۸ پر فرماتے ہیں:-

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"

پھر نزول المسیح کے صفحہ ۴۸ پر فرماتے ہیں:-

"میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔"

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

غیر مبایعین کے مشترکہ اعلانات

اس کے بعد اب مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ خان صاحب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری وغیرہ ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا کہ جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے۔ مشترکہ طور پر اخبار مذکور میں اعلان مرقومہ ذیل پڑھیں۔

"ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ (نبوت) حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔"

(پیغام صلح لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

دوسرا اعلان:- "ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔"

مولوی محمد علی صاحب کے اعلان

مولوی محمد علی صاحب نے بستہ دہ سالہ ریویو کے ایڈیٹر تھے۔ ریویو کی جلد ۵ صفحہ ۳ اور جلد ۶ صفحہ ۵ اور جلد ۶ صفحہ ۳ اور جلد ۴ صفحہ ۵ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت موعود نبی۔ نبی آخر الزماں۔ خدا کا برگزیدہ رسول۔ موعود پیغمبر۔ پیغمبر آخر الزماں۔ نبی اللہ۔ فارسی الاصل نبی وغیرہ الفاظ استعمال کئے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کا اعلان

اور خواجہ کمال الدین صاحب کے الفاظ اخبار الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء میں اس طرح مرقوم ہیں۔

"وہ (حضرت احمد قادیانی) ایک نبی اللہ ہے۔" "ہمیں اس کے غلام نبی ہند کو بھی نبی انہی کمالات کے باعث ماننا پڑے گا۔"

پھر اخبار بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء میں خواجہ صاحب کے الفاظ ذیل ملاحظہ فرمایئے۔

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے محمد کو دیکھا ہے۔ تو احمد کی شکل میں اور ابوبکر کو دیکھا ہے۔ تو اس نور الدین کی شکل میں۔"

"اب آپ صاحبان سے پوچھتا ہوں کہ محمد اور ابوبکر دکھانے والے تو ہیں۔ مگر کہاں ہے عثمان کہاں ہے علی۔ کہاں ہے طلحہ کہاں ہے زبیر کیونکہ دوستو! تم ہی تو ہو جن کی شان میں آیا ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم"

پھر بدر ۹ جنوری ۱۹۱۳ء میں یوں ہے۔

"کل دنیا کی فتح احمد مرسل کے نام لیوؤں کے ہاتھ پر ہے"

"نو سال پہلے احمد نبی قادیانی نے صاف اور صریح اور بلا مخوش الفاظ میں پیشگوئی کی تھی۔"

مولوی غلام حسن صاحب پشاوری کا اعلان

اب اس کے بعد خان صاحب مولوی غلام حسن خانصاحب پشاوری کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اور ایک سید صاحب کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"اس سے صاف آیت بھی بتا دیتے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کام لیں۔ اور نور ایمان سے جواب دیں۔ وہ آیت یہ ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم الخ سید صاحب آپ قرآن کھول کر دیکھیں۔ یہاں گذشتہ رسولوں کا کوئی تذکرہ نہیں بلکہ یہاں سیاق سباق آیت صاف بتا رہا ہے۔ کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں۔ اور رسول و نبی رسول ہیں۔ جو صحابہ کے بعد اسلام میں آنے والے ہیں۔" (دیکھو بدر جلد ۸ نمبر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

مرزا یعقوب بیگ صاحب کا اعلان

"ہم تو قرآن اور تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ انسانوں کی ہدایت کے واسطے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں۔۔۔۔۔ اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا۔۔۔۔ تو پھر دائیں بائیں آگے پیچھے نظر ڈالو کہ کون ہے۔۔۔۔ اگر آپ کو اب بھی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو آؤ ادھر آؤ۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔ وہ میرزا صاحب غلام احمد قادیانی ہے۔ اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہی ہے۔"

(دیکھو الحکم ۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء)

مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کا اعلان

تو نبی وقت ہے اے امیں	تو ہے نائب شہ مرسلیں
تو رسول حق ہے کفیل دیں	تیرے منصبوں پہ نثار ہوں
تو وحی روح رسول ہے	تو جناب حق میں قبول ہے
تو رسول عین رسول ہے	تجھے غیر سمجھوں تو خوار ہوں

(دیکھو الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء)

مولوی عبداللہ صاحب کا اعلان

مہر چارم یعنی جناب میرزا ما	زحق مامور و مرسل در لباس انبیا بینی
نبی وقت و سالار جہاں باشد امام	ہمیں آں احمد مرسل امام اولیا بینی

(دیکھو الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

مولوی محمد یامین صاحب کا اعلان

"اگر سوال ہو کہ حضرت مرزا صاحب کو بکسی اور مجدد کو رسول اللہ اور نبی اللہ کے نام سے کیوں نہیں پکارتے سو اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ عوام جو فرق بین نبوت تشریعی نہیں جانتے ان کے سامنے کسی مجدد کو نبی اللہ کے نام سے موسوم کرنا ان کے واسطے خطرناک امر ہے۔ جس سے کہ یہ عقیدہ ختم نبوت و رسالت تشریعی اٹھ جائیگا۔ اور یہ کفر ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کیلئے یہ الفاظ (نبی اللہ رسول اللہ) جائز ہیں۔ کیونکہ آپ کے الہام میں یہ الفاظ آچکے ہیں۔ نیز (سیدنا حضرت محمد) رسول اللہ صلعم نے آپ کے حق میں نبی فرمایا ہے۔ نیز قرآن شریف میں آچکا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ اور تمام مفسرین نے بالاتفاق مانا ہے۔ کہ یہ آیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں ہے۔"

(دیکھو الحکم ۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء)

منشی محمد نصیب صاحب کا اعلان

"اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول (حضرت احمد قادیانی) موجود ہے۔ اس نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔"

(بدر ۵ اپریل ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خدا بخش صاحب کا اعلان

"حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے تھے۔ اللہ کا رسول صادق ہوتا ہے پس حضرت مرزا صاحب مغفور کا انجام ایک صادق کا انجام ہے"

(دیکھو عسل مصفےٰ جلد دوم صفحہ ۶۰۰)

پھر فرماتے ہیں:- "حضرت مرزا صاحب خدا کے نبی ہیں۔ ہم نے مرزا صاحب کو نبی کہدیا ہے۔ بے شک نبی ہیں........

چونکہ آپ پر تمام امت کے افراد سے بڑھ چڑھ کر غیب کی خبریں پیش از وقت ظاہر کی گئی ہیں۔ جو انسانی عقل و فکر سے بالاتر ہیں اس لئے وہ نبی ہیں"

(عسل مصفیٰ صفحہ ۶۵۳)

میر مدثر شاہ صاحب کا اعلان

"قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ الخ اس آیت کو مفسرین نے مسیح موعود کے حق میں تسلیم کیا ہے۔ اور اس رسول سے مراد وہی رسول ہے۔ جو اس سے پہلی آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد میں مذکور ہے۔ پس ان دونوں آیتوں کو ملانے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا نام احمد ہے جس کے مصداق آج جناب مرزا صاحب ہیں"

غیر مبائعین سے ایک سوال

ان عبارات کے بعد ہم غیر مبائعین سے پوچھتے ہیں۔ اگر مسیح موعود کی نبوت کا عقیدہ جیسا کہ تم ظاہر کرتے رہتے ہو۔ میاں محمود احمد صاحب کی اختراع ہے۔ جو ۱۹۱۴ء میں ان کی خلافت کے دور میں شروع ہوا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ان عبارات منقولہ بالا میں آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں نبی اللہ اور رسول اللہ کے الفاظ کیوں استعمال کئے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ اور رسول اللہ کے الفاظ کے مستحق نہ تھے۔ اور آپ کی نسبت نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کرنا ایک افترا اور لعنتی بہتان تھا۔ تو حضرت اقدس کے زمانہ میں آپ نے اس افترا اور کذب و بہتان کی کیوں جرأت کی۔ اور جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو بہ پہلو بیٹھکر مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں نبی اور رسول کے الفاظ بطور افترا اور کذب کے استعمال کرتے رہے ہیں۔ تو ایسے بد دیانت اور مفتری کی بعد کی تحریروں کا کیا اعتبار؟

تعصب۔ حسد اور عداوت کا ستیا ناس ہو۔ جس نے مولوی محمد علی صاحب کو عجب طرح سے پریشان دماغ اور مخبوط الحواس بنا دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبدیلی عقیدہ کے بالکل خلاف نمونہ دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی کتب میں پہلے نبوت سے انکار کیا۔ اور بعد میں اقرار فرمایا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایام حیات میں لکھیں۔ حضور کو نبی اور رسول لکھکر شائع کیا۔ اور بعد کی تحریروں میں اس کے بالکل الٹ آپ کے نبی ہونے سے انکار کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ "کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے" سو ہم نے حضور علیہ السلام کا یہ نوشتہ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔

بہت سے غیر احمدی احمدی ہو کر سیدنا حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ مل گئے۔ اور عقائد حقہ کے اختیار کرنے سے چھوٹے ہونے کے بعد بڑے ہو گئے۔ اور غیر مبائعین لوگ احمدی ہونے کی وجہ سے بڑے بنے ہوئے تھے۔ لیکن خلافت حقہ اور خلیفہ برحق کی مخالفت اور عداوت کی وجہ سے مرتد ہو جانے کی وجہ سے اور مرکز سے الگ ہو جانے کی وجہ سے پستی میں گر گئے۔ اور چھوٹے ہو گئے۔ اور اس طرح سے بھی کہ غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے منصب سے گرا کر صرف مجدد کی حیثیت میں تسلیم کیا۔ اور مبائعین نے نبوت کی حیثیت میں جو حضور کا اصل منصب ہے اب ہم نبی کے صحابہ ہیں۔ اور وہ ایک مجدد کے ماننے والے جس سے وہ پستی کی طرف چلے گئے۔ اور چھوٹے ہو گئے۔ اور حضرت مسیح موعود کے منصب برحق یعنی نبوت کو ماننے والے بڑے ہو گئے۔

افسوس کہ ان لوگوں کی حالت کہاں سے کہاں پہونچ گئی ایک وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہلبیت کے دوست اور پیارے تھے۔ یا اب سخت دشمن ہو گئے۔ ایک وہ وقت تھا۔ جبکہ یہ لوگ غیروں کو قادیان کی طرف لاتے تھے۔ یا اب یہ وقت آ گیا۔ کہ اپنوں کو بھی قادیان سے ہٹاتے ہیں۔ اور جو قادیان کی طرف آنا چاہے۔ اسے غیر احمدی ملاؤں کی طرح روکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو قبل از وقت ہی اُن کے حق میں فرما دیا تھا:-

قدرتِ حق ہے۔ کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے۔ یا محبت کے وہ دن تھے۔ یا ہُوا ایسا نفار۔

دھو دیئے۔ دل سے وہ سارے صحبتِ دیرین کے رنگ پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار۔

جس قدر نقد تعارف تھا۔ وہ کھو بیٹھے تمام آہ کیا یہ دل میں گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

غیر مبائعین اور غیر احمدی

تعجب کی بات ہے۔ کہ جو عقائد غیر احمدیوں کے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مخالفت کی وجہ سے غیر مبائعین نے بھی وہی عقائد اختیار کر لئے ہیں۔ چنانچہ اب آیت خاتم النبیین کے معنی بھی وہی کرتے ہیں۔ جو غیر احمدی ملاّنے کرتے ہیں۔ حالانکہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو مانع نبوت نہیں قرار دیا۔ بلکہ ایک طرح کا واسطہ نبوت تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر مولوی صاحب کی پہلی اور پچھلی تحریروں کو مقابلۃً رکھکر دکھایا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کی حالت کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔ اور انہوں نے احمدیت کا چولہ کس طرح سے اتار کر پھینک دیا۔

مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریر

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو۔ یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو"

"آنحضرت صلعم کے بعد خداوند تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا"

"آنحضرت صلعم کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی۔ البتہ آپ کے بعد شریعت کوئی نہیں آسکتی"

(ریویو جلد ۴ - صفحہ ۱۸۶)

"اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے اور آنحضرت صلعم کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مُہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آنحضرت صلعم کی غلامی کی مُہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے۔ بلکہ اب بھی ایسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے۔ مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن کریم کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے۔ اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو"

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۲۸۱)

مولوی محمد علی صاحب کی بعد کی تحریر

"نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا"

"ان دو حدیثوں نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اول آنحضرت صلعم سے نہایت درجہ قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور دوم جو شخص اس امت سے دعوائے نبوت کرے وہ کذاب ہے۔ سوم نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں" (النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صفحہ ۱۱۵)

مولوی محمد علی صاحب کی ان دونوں عبارتوں کو پڑھکر کیا کھلے طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ من ینقلب علیٰ عقبیہ کا مصداق کون فریق ہے۔ آیا مبائعین یا غیر مبائعین۔ اور آیا مبائعین کا فریق اپنی ایڑیوں پر پھرا۔ اور اپنے سابقہ عقائد کو ترک کر کے ارتداد کی راہ اختیار کرنے والا ہوا۔ یا ان غیر مبائعین کا فریق۔

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی جان پر سخت ظلم کیا۔ کہ دیدہ دانستہ عمداً ہلاکت کی راہ اختیار کی۔ اور اپنے رفقاء اور اپنے پر حسن ظن رکھنے والوں کو بھی غلط طریق پر چلا کر ڈبو دیا۔

یہ ہے۔ اہل اللہ کی مخالفت اور عداوت کا خطرناک خمیازہ کہ ان کی حالت بگڑ کر کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان السموم لشر ما فی العالم
شر السموم عداوۃ الصلحاء

آیت خاتم النبیین کی ایک لطیف تفسیر

میرے ساتھ غیر مبایعین کی بارہا گفتگو ہوئی۔ پچھلے دنوں راولپنڈی میں بعض غیر مبایعین نے اثناء گفتگو میں ختم نبوت پر گفتگو کی۔ ان کی گفتگو اور غیر احمدی علماء کی گفتگو میں بلحاظ عقائد کوئی فرق نظر نہ آیا۔ علاقہ جھنگ میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب بمع دیگر چند علماء کے تبادلۂ خیالات کی غرض سے میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے آیت خاتم النبیین کے متعلق گفتگو کرنی چاہی۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ جو معنے آپ خاتم النبیین کے کریں۔ مجھے وہی منظور ہیں۔ کہنے لگے میں تو خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کیا کرتا ہوں۔ میں نے کہا چلو مجھے بھی یہی معنے منظور۔ لیکن آپ یہ فرمائیں۔ کہ آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا آپ کے نزدیک محل مدح میں ہے۔ یا محل ذم میں۔ کہنے لگے محل مدح میں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ محل مدح میں ثابت کریں۔ کہنے لگے کیا آپ کو کچھ اعتراض ہے میں نے عرض کیا۔ کہ جن معنوں میں آپ لوگ آنحضرت صلعم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ اس طور سے محل مدح میں ثابت نہیں ہوتے۔ کہنے لگے۔ کس طرح میں نے عرض کیا۔ کہ نبوت ایک نعمت ہے۔ اور قرآن کریم نے اسے انعام قرار دیا ہے۔ جس کا سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہو کر آنحضرت تک پہونچا۔ اور آنحضرت کے آنے پر وہ انعام بند ہو گیا۔ اب جس شخص کے ظہور سے ایک انعام بند ہو جائے۔ اس کا آخری نبی ہونا ان معنوں میں محل مدح میں کیونکر ثابت ہوا کہنے لگے پھر آپ کے نزدیک محل مدح میں کیونکر ثابت ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ آیت کے سیاق سباق پر نظر ڈالئے آپکو معلوم ہو جائے گا۔ کہنے لگے آپ ہی بتائیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ آیت خاتم النبیین میں آنحضرت صلعم کی ابوت کے متعلق ذکر ہے۔ ایک ابوت کی نفی کی گئی ہے۔ جو آپ کی شخصیت اور آپ کے خونی رشتہ کے لحاظ سے ہو سکتی ہے۔ اور جس کے لئے صرف محمد کا لفظ استعمال کیا گیا۔ جیسے ما کان محمد ابا احد من رجالکم سے ثابت ہوتا ہے۔ اور ولکن رسول اللہ کے فقرہ میں بحیثیت رسول اللہ ہونے کے آنحضرت صلعم کی روحانی ابوت کا اثبات کیا گیا۔ کہ آپ رسول اللہ کی حیثیت سے اپنی تمام امت کے افراد کے باپ ہیں۔ جیسے لکل رسول ابو امتہ کے ارشاد کے مطابق ہر ایک رسول اپنی اپنی امت کا روحانی باپ ہے اور خاتم النبیین کے معنے آپ کے مسلمہ کے مطابق آخری نبی لیکر باپ کی حیثیت میں آخری باپ ہوئے۔ اور خاتم النبیین کے معنے ہوئے ان نبیوں کو ختم کرنے والا۔ جو اپنی اپنی امت کے باپ تھے۔ آنحضرت صلعم کے آنے سے سب روحانی باپوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی باپ نہیں آئیگا۔ جو آئیگا آنحضرت صلعم کا روحانی بیٹا ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب کا دعوے ہے۔ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فرزند ہوں۔ اب باپ اپنی اولاد کو اور اپنے بیٹوں کو جو خود باپ ہونے کا ثبوت ہیں۔ ان کو منع نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کا دروازہ فیض بند ہو گیا۔ اور جو فیض دوسرے انبیاء کے ذریعہ سے ملتا تھا وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے اور آپ کی اطاعت اور متابعت سے وابستہ کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ امامکم منکم یعنی مسیح جو تمہارا امام ہے۔ وہ نہ تو میرے ظہور کے بعد قوم یہود سے آسکتا ہے۔ نہ ہی قوم نصاریٰ سے۔ ہاں وہ آئیگا اور ضرور آئیگا۔ لیکن تم لوگوں سے۔ جو امت محمدیہ کے افراد ہو۔

میری اس گفتگو سے مولوی صاحب بہت ہی متاثر ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ اس طرح کی تفسیر خاتم النبیین کی آج ہی سننے میں آئی ہے۔ میں نے کہا یہ دوسری بات ہے۔ کہ یہ تفسیر پہلے نہیں سنی۔ لیکن اگر کوئی قابل اعتراض بات ہو۔ تو پیش کیجئے۔ کہنے لگے کہ اعتراض تو اس پر کوئی بھی خیال میں نہیں آتا۔

خشت والی حدیث کے معنی

یہی معنے آیت خاتم النبیین کے بعض غیر مبایعین کے سامنے بھی بیان کئے گئے۔ جس کی تردید سے وہ عاجز رہے۔ ہاں غیر احمدیوں کی طرح وہ خشت والی حدیث بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت کے مسدود ہونے پر پیش کیا کرتے ہیں۔ اور ایک دفعہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے سیالکوٹ کے مناظرہ میں بھی یہ حدیث پیش کی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کقصر احسنت بنیانہ الخ کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل کی طرح ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ دیکھنے والوں کو وہ محل اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بہت ہی خوش منظر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس محل میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ فرمایا۔ وہ خالی جگہ میرے آنے سے پوری کر دی گئی اور وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں۔

مولوی ابراہیم صاحب اور نیز بعض غیر مبایعین اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالا کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری اینٹ تھے۔ آپ کے آنے سے نبوت ختم ہو گئی۔ اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔

اس کے جواب میں میں نے بارہا ان کو بتایا ہے۔ کہ اس حدیث سے صرف دو معنے ثابت ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلی نبی فوت ہو گئے۔ دوسرے یہ کہ آنے والے مسیح موعود محمدی ہیں۔ نہ اسرائیلی۔ اور وہ اس طرح کہ جب آنحضرت صلعم ایک اینٹ کی طرح ہیں۔ تو سارا محل جن اینٹوں سے طیار کیا گیا۔ ان اینٹوں سے مراد بھی انبیاء ہیں۔ اور مسیح اسرائیلی بھی ایک اینٹ ٹھہرے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے دوسرے انبیاء کی طرح اینٹ کے طور پر اس محل میں لگ چکے۔ اور جس طرح دوسرے انبیاء جو اینٹوں کی طرح تھے۔ اس محل میں لگنے سے بلحاظ زندگی کے اور بلحاظ اپنے سلسلہ کے ختم ہو گئے۔ جن سے ان کی وفات بھی ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح اور اسی نہج پر حضرت مسیح علیہ السلام کا فوت ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ بس ایک فائدہ اس حدیث نے مسیح کی حیات و وفات کے درمیان فیصلہ کے لحاظ سے ظاہر کیا۔ اور حضرت مسیح کی وفات پر مہر کی۔ کہ مسیح اسرائیلی دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو گئے۔ اور فی الواقع فوت ہو گئے۔

دوسرا فائدہ اس حدیث نے یہ دیا۔ کہ آنے والا مسیح موعود مسیح محمدی ہے۔ نہ مسیح اسرائیلی۔ اور وہ اس طرح کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح کی اینٹ ہیں وہ اس وسعت کی ہے۔ کہ جس میں قرآن کریم اور صحاح ستہ اور امت محمدیہ جو قیامت تک ہوگی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور مجددین اور آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود وہ بھی سب کے سب اسی اینٹ کے اندر ہیں۔ اس لئے یہ بھی ماننا پڑا۔ کہ آنے والے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس اینٹ کے اندر ہیں۔ وہ اندر سے ظاہر ہوں گے۔ نہ باہر سے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والے مسیح موعود مسیح محمدی ہیں۔ اور امت محمدیہ کے افراد سے ایک فرد جیسے کہ امامکم منکم کی حدیث اس کی تصدیق اور تائید کرتی ہے۔ میدان مناظرہ میں جب میں نے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی اس پیش کردہ حدیث کے یہ معنی پیش کئے۔ تو بہت سے حاضرین نے جزاکم اللہ کے نعرے بلند کئے۔ جن میں سے بعض غیر مبایعین بھی تھے۔ اور مولوی ابراہیم نے جواب سنتے ہی گھڑی کو دیکھکر اور قلت وقت کے عذر کو پیش کرتے ہوئے میدان سے بھاگنا ہی مناسب سمجھا۔ اور اس طرح تردید سے عاجز رہنے کا ثبوت دیا۔ یہی حال بعض غیر مبایعین کا ہے۔ کہ وہ ہمارے دلائل کو توڑنے سے ہمیشہ ہی اپنا عجز دکھایا کرتے ہیں۔

والحمد للہ علی ذالک شکراً لک وصلے اللہ علی سیدنا محمد ومسیحہ احمد الموعود وآلہ المحمود وبارک وسلم

مسلمانوں کا صنعت و حرفت سے تغافل

مسلمانوں کی غربت اور افلاس ہندوستان میں ضرب المثل ہے جس کا باعث یہ ہے کہ یہ قوم تجارت اور صنعت و حرفت سے قطعاً غافل اور لاپرواہ ہے حالانکہ یہی چیزیں ہیں جنہیں ترقی اور امارت کی بنیاد کہا جا سکتا ہے۔ اور جن پر ہمسایہ اقوام

اشارات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوری طرح قابض ہیں۔

حکومت پنجاب نے صنعتی کارخانوں کی جو فہرست بابت سال ۱۹۲۷ء شائع کی ہے۔ وہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس صوبہ میں کارخانجات کی کل تعداد ۸۶۷ ہے۔ جن میں سے صرف ۹۲ مسلمانوں کی ملکیت اور ۷۷۶ غیر مسلموں کے قبضہ میں ہیں۔

پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی پچپن فیصدی ہے لیکن صنعت و حرفت میں غیر مسلم ان سے قریباً آٹھ گنا بڑھے ہوئے ہیں۔ یہی حال تجارت کا ہے۔ مسلمان بھی اگر ذلت و رسوائی سے نکلکر خوش حالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ غفلت کو چھوڑ کر ان باتوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں۔

افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کے رہنما فضول اور بیکار باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اور قوم کو ان امور کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کوئی عملی کوشش نہیں کرتے۔ جو ان کی باعزت زندگی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

ویدک دھرم میں مزید تبدیلیوں کی ضرورت

آریہ سماج ویدک دھرم میں اس قدر تبدیلیاں کر چکی ہے۔ کہ اس کی اصل صورت بالکل مسخ ہو گئی ہے۔ اور اس طرح بانی سماج کی تعلیم کو ٹھکرا کر اسلامی تعلیم کے تفوق و برتری کا عملی طور پر اعتراف کر چکی ہے۔ لیکن اسی پر بس نہیں۔ ابھی وہ مزید تبدیلیوں کی فکر میں ہے۔ چنانچہ لاہور کے جلسہ میں جو نومبر ۱۹۲۸ء میں ہوا تقریر کرتے ہوئے پنڈت رشی رام صاحب بی۔ اے نے جو افریقہ میں ویدک پرچار کا کام کر کے آئے ہیں۔ کہا۔

"تمام ممالک کے حالات ایک جیسے نہیں ہوتے۔ پنجاب کا حال اور ہے۔ مدراس کا اور۔ فرض کیجئے۔ کہ ماس کھانے کا سوال ہے۔ ممکن ہے کہ پنجاب میں اس کی تکمیل ہو سکے۔ لیکن دوسرے ممالک میں مشکل ہے۔ اگر آپ اس قسم کی شرائط یا قیود لگائیں۔ تو پرچار کا کام نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔ اگر ہم ویدک دھرم کے ساتھ یہ قیود لازمی سمجھتے ہیں۔ تو ہندوستان سے باہر نہیں نکل سکتے" (ملاپ ۲۷ نومبر)

یہ ایک تجربہ کار ویدک مشنری کی شہادت ہے۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ باوجود ویدک دھرم میں اسلام کی تعلیم کے متعدد پیوند لگانے کے ابھی تک بھی وہ اس قابل نہیں ہوا۔ کہ اسے دنیا کے سامنے ایک مکمل مذہب کی حیثیت سے پیش کیا جا سکے۔ اور ابھی اس میں بہت سی مزید تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت اس وقت تک محسوس ہوتی رہیگی۔ جب تک کہ آریہ سماج اپنی ہستی کو مٹا کر کامل طور پر اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونا شروع نہ

بعض کوتاہ بیں اور حقائق سے محض ناآشنا ہندوستانی اس خام خیالی میں مبتلا ہیں۔ کہ مغرب کی جملہ ترقیات کی بنا صرف اس امر پر ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کا پیرو ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اہل مغرب کو عیسائیت سے وہی نسبت ہے۔ جو گدھے کو زعفران کی تجارت سے ہو سکتی ہے۔

اہل مغرب کے "خداوند و منجی یسوع مسیح" نے عورت اور مرد کے رشتہ مناکحت کو ایسا مضبوط قرار دیا ہے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی منقطع نہیں ہو سکتا۔ لیکن مغربی دنیا اس حکم کی جو قدر و منزلت کر رہی ہے۔ وہ یورپین ممالک میں طلاقوں کے اعداد پر ایک نظر ڈالنے سے بخوبی واضح ہو سکتی ہے۔

جدت اہل مغرب کا خاصہ ہے۔ جو ان کے ہر کام میں نمایاں ہوتی ہے۔ طلاق کے معاملہ میں یورپین عورتوں کی جدت کی چند ایک مثالیں ناظرین کے تفنن طبع کے لئے درج ذیل ہیں۔

انگلستان کی ایک نازک مزاج حسینہ نے حصول طلاق کے لئے یہ عذر پیش کیا۔ کہ میرا بدتمیز شوہر جب گھر کے زینہ پر چڑھتا ہے۔ تو اس کے جوتوں کی بھدی اور بے ترتیب چرمر میرے لئے نہایت ناخوش گوار ہوتی ہے۔ جسے میں برداشت نہیں کر سکتی اس لئے طلاق حاصل کر کے اس آفت سے جان چھڑانا چاہتی ہوں۔

امریکہ کی ایک وفا شعار بیوی اس بنا پر اپنے خاوند سے علیحدگی حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔ کہ خاوند کی بدتمیزی اور عاقبت نااندیشی کے باعث تیرہ سال کے اندر اسے تیرہ بچوں کی ماں بننا پڑا۔ جس کی وجہ سے اس کا حسن خاک میں مل گیا۔ اور چاند سا مکھڑا مرجھا کر رہ گیا۔

فرانس کی ایک عیسائی عورت نے طلاق حاصل کرنے کے لئے عدالت کے سامنے یہ وجہ بیان کی ہے۔ کہ میرے خاوند نے بیماری کی حالت میں کھانستے کھانستے میرے نازک دماغ کو پریشان کر دیا ہے۔ اور اس کے منہ سے اخراج بلغم میرے لئے صد درجہ تکلیف دہ ہے۔

معاصر الخلیل میرٹھ (۱۲ جنوری) راوی ہے۔ کہ حاجی ظفر علی خاں صاحب نے کلکتہ کے ایک سوداگر سے اثنائے گفتگو میں یہاں تک کہدیا۔ کہ

"میں تو ہندوؤں کو رشتہ دینے کے لئے تیار ہوں یعنی ان کے ساتھ روٹی بیٹی کا معاملہ بھی جائز سمجھتا ہوں"

اگر یہ صحیح ہے تو مہاشہ خوشحال چند خورسند یا مہاشہ کرشن کو چاہیئے۔ حاجی صاحب کو رشتہ کے لئے درخواست دیکر عملی طور پر اس کی تصدیق کر لیں۔ جسے اگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہندوؤں کی نوازشات سے ان کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ وہ اس ارذل العمر میں کسی نورس نازنین سے ہمکناری کی امیدیں بھی ہندوؤں سے وابستہ کئے بیٹھے ہیں۔ اور یہ فتویٰ اسی خواہش کی تکمیل کے لئے بطور زینہ ہے۔

جلسہ سالانہ سے قبل پیغام صلح لاہور کا ایک نمبر "دعوت نمبر" کے نام سے شائع ہوا تھا۔ جس کے پہلے صفحہ پر مولوی مرتضیٰ خاں صاحب بی۔ اے کی ایک نظم نمایاں طور پر شائع کر کے مدیر پیغام نے اپنی ملعیت کی پردہ دری کی ہے۔ کیونکہ اس کے پہلے مصرع میں ہی شاعر صاحب نے "لاہوریوں" کو "گینہ وراں" کا ٹائٹل دیا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"ان سے کہتا ہوں جو ہیں کینہ وران لاہور"

اسی نظم کا ایک مصرع یوں ہے۔

"مرجع خلق ہے نکتہ وران لاہور"

اس مصرع نے کینہ وران لاہور کے مفہوم کو بالکل صاف کر دیا ہے کیونکہ جو مفہوم نکتہ وران کا ہے۔ وہی کینہ وران کا ہو سکتا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ اگر مولوی مرتضیٰ خاں صاحب بی۔ اے اپنے تجربہ کی بنا پر "لاہوریوں" کو "کینہ وران" کہنے پر مجبور تھے۔ تو مدیر پیغام نے اسے بجنسہ شائع کر کے "پاک ممبروں" سے غداری کا ارتکاب کیوں کیا۔

"جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان" الجمعیۃ (۱۳ جنوری) لکھتا ہے۔

"۵ جنوری کو موضع موہن پور ضلع متھرا میں پانسو ملکانوں کو اشدھ کیا گیا۔ مگر مسلمان فتنۂ ارتداد کے خطرہ کو دماغ سے نکالکر بے فکر ہو گئے ہیں۔ تبلیغی انجمنیں اپنے فرائض ادا کر چکی ہیں؟"

مگر آپ نے یہ نہیں بتایا۔ کہ "جمعیۃ العلماء" نے جو عام مسلمانوں کے برعکس فتنہ ارتداد کے خطرہ سے بے فکر نہیں ہوئی اس سلسلہ میں کیا کارروائی کی ہے۔ یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

35

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے سال کیساتھ نئی تبدیلی کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۱ - جنوری سنہ ۱۹۲۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گو آج وقت اس قدر ہو چکا ہے - کہ خطبہ کا وقت نہیں رہا - لیکن کچھ نہ کچھ خطبہ کے طور پر اپنی زبان میں بیان کرنا بھی چونکہ ضروری ہے - اس لئے میں ان چند الفاظ پر اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں - کہ :-

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایک

نیا سال

عطا فرمایا ہے - یہ تو معلوم نہیں - کہ یہ سال پورا کا پورا ہم میں سے کس کس کو ملے - لیکن اس میں بھی شک نہیں - کہ یہ اللہ تعالےٰ کے احسانوں میں سے

ایک احسان

ہے - کہ اس نے ہم کو ایک نیا سال عطا فرمایا - پس ہمارا فرض ہے - کہ اس تحفہ اور

عظیم الشان تحفہ

کے لئے جس کی قیمت دُنیا کے تمام خزانوں سے بھی زیادہ ہے

خدا تعالےٰ کا شکریہ

ادا کریں ÷

سال ایک پورا سال کوئی معمولی چیز نہیں - بارہ مہینوں کا سال - پھر باون ہفتوں کا سال - جن میں سے ہر ہفتہ میں سات سات دن اور ہر دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں - اور جن میں سے ہر گھنٹہ میں ساٹھ منٹ اور ہر منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں - اور سیکنڈوں کی بھی آگے تقسیم ہو سکتی ہے - ان میں سے صرف ایک سیکنڈ

ایسا قیمتی

ہے - کہ تمام دُنیا کے بادشاہ اپنا سب کچھ بیچ کر بھی اسے پیدا نہیں کر سکتے - اور

دُنیا کی تمام دولتیں

اور مال و متاع اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں خرید سکتیں - پس اس سے اندازہ ہو سکتا ہے - کہ اس کی قیمت کتنی بڑی ہوگی - ایک عظیم الشان بادشاہ بعض تدابیر میں منہمک ہے اور اس کی سکیم پر اس کے ملک بلکہ تمام دُنیا کی بہتری کا انحصار ہے - لیکن اچانک اُسے موت آجاتی ہے - اس وقت اسے خواہش ہوتی ہے - کہ کاش مجھے

ایک یا دو منٹ

کی اور مہلت مل سکے - اور میں اپنی سکیم دُوسروں کو بتا سکوں - لیکن اس وقت وہ اربوں روپیہ اپنی تمام دولت و حکومت بلکہ تمام دُنیا کی حکومتیں دے کر بھی ایک منٹ حاصل نہیں کر سکتا - پس ہمیں خدا تعالےٰ کا بہت بہت شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اُس نے ہمیں ایک

بیش قیمت اور عظیم الشان

سال دیا ہے - کیوں دیا ہے ؟ اس لئے کہ ہمیں یاد دلائے - کہ ہمیں بھی تھوڑے دنوں کے بعد

نئے انسان

بننے کی ضرورت ہے - اگر وقت بغیر سالوں - ہفتوں - دنوں گھنٹوں - منٹوں اور سیکنڈوں کے ایک غیر متبدل اور غیر متغیر حالت میں گذرتا چلا جاتا - تو اس کے یہ معنے ہوتے - کہ ہمارے لئے بھی کوئی تغیر نہیں - اور نہ ہی ہمیں اپنے اندر کسی تبدیلی کی ضرورت ہے - لیکن ہمیشہ بدلنے والے سالوں - ہفتوں - دنوں - گھنٹوں - منٹوں اور سیکنڈوں سے ہمیں بتایا گیا ہے - کہ ہمیں بھی ان کے مطابق بدلتے اور متغیر ہوتے چلے جانا چاہیئے ÷

صرف ایک ہستی ہے - جس کے لئے کوئی وقت نہیں - زمانہ نہیں - اس لئے اسے تبدیلی کی بھی ضرورت نہیں - اور وہ صرف

خدا کی ہستی

ہے - جس پر یہ زمانہ گذرتا ہے - وہ تغیرات کا محتاج ہے - اور جس پر وقت اثر انداز نہیں ہوتا - وہ تغیرات کا بھی محتاج نہیں - پس نیا سال ہمیں بتاتا ہے - کہ ہمیں نئی جون اور نئی تبدیلی کی ضرورت ہے -

نئی ہمّت

نئی کوشش اور نئے جوش و استقلال کی ضرورت ہے - جب تک ہم زمانہ کے تغیرات کے ساتھ نہ بدلیں - ہم کسی ترقی کی امید نہیں رکھ سکتے ÷

جو قومیں ہر نئے تغیر کے ساتھ نئے ارادے - نئی اُمنگیں - نئی خواہشیں اور نئی آرزوئیں لے کر نہیں اُٹھتیں وُہ تباہ ہو جاتی ہیں - برباد ہو جاتی ہیں - اور

مٹ جاتی ہیں

اور وُہی قومیں ترقی کرتی ہیں - جو زمانہ کے تغیرات کے ساتھ برابر بڑھتی چلی جاتی ہیں ÷

میں نے نئے سال کے لئے ایک تفصیلی پروگرام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیان کیا تھا - اب تو وقت نہیں - آئندہ جمعہ سے انشاء اللہ تعالےٰ میں اس کے ایک نہ ایک حصہ کو بیان کرنا شروع کروں گا - اور فی الحال اِس مختصر خطبہ کے ذریعہ جماعت کو تیاری کی طرف بُلاتا ہوں - کہ ہمیں ایک

تغیر کی ضرورت

ہے - کیونکہ خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک نیا سال دیا ہے ÷

شکریہ

سالانہ جلسہ سنہ ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر ایک وفد مقرر کیا گیا تھا جس کے سیکرٹری منشی محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری وصایا و سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب تھے - اور مندرجہ ذیل اصحاب اس وفد کے ممبران تھے :-

(۱) صوفی علی محمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیروزپور
(۲) بابو محمد عبداللہ صاحب محاسب جماعت احمدیہ فیروزپور
(۳) چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ سیالکوٹ

اس وفد نے ایام جلسہ میں تھا متشا تندہی سے دونوں رات پھر کر تقریباً کئی سو آدمیوں کو وصیت کی اہمیت و ضرورت ذہن نشین کرائی اور ۱۳ اصحاب نئے موصی ہوئے - اور ۵۰ اصحاب نے وصیتیں کرنے کیلئے وعدے کئے - چنانچہ رسالہ الوصیت اور ہدایات بھی تقسیم کیں - میں اس وفد کے ممبران کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - اور دعا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالےٰ انکی اس خدمت کو قبول فرمائے - آمین ÷

محمد سرور شاہ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ اور دہلی میں سیاسی جلسے

(ازقلم حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

یورپ اور امریکہ میں دسمبر کا آخری ہفتہ تمام کاروبار چھوڑ کر رنگ رلیاں منانے۔ سیر تماشا لگانے۔ ناچنے اور کھانے پینے میں گزارا جاتا ہے۔ ہندوستان میں یوروپین اثر کے ماتحت چونکہ یہی ہفتہ ملازمین وکارکنان کو رخصت اور فرصت کا ملتا ہے۔ اس واسطے اس میں ہر طرح کی کانفرنسیں۔ جلسے اور میٹنگس منعقد ہوتی ہیں۔ تاکہ ہم خیال اور ہم عقیدہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اپنی قوت کو بڑھائیں اور دوسروں سے مل کر باہمی تبادلۂ خیالات کے ساتھ اپنے معلومات میں ترقی حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی جماعت کے سالانہ اجتماع قادیان کے واسطے یہی ایام مقرر فرمائے۔ اور ہر سال یہ مبارک جلسہ قادیان میں ہوتا ہے۔ جس میں بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریروں اور دعاؤں اور دیگر بزرگوں کے لیکچروں اور باہمی ملاقاتوں کے سبب روحانیت کی ایک اعلےٰ درجہ کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسا محسوس ہونے لگتا ہے۔ کہ گویا آسمان قریب ہو گیا۔ اور قبولیت دُعا کے دروازے کھُل گئے۔ افسوس ہے۔ کہ اس سال عاجز شامتِ اعمال سے اس مبارک جلسہ میں شمولیت سے محروم رہا۔ کیونکہ کلکتہ اور دہلی سے جو سیاسی جلسوں کے بانیوں کی طرف سے دعوتی خطوط حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں پہنچے تھے۔ ان کے جواب میں ضروری تھا۔ کہ سلسلہ حقہ کی نمائندگی کے واسطے کسی کو بھیجا جاتا۔ اس واسطے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ عاجز راقم ۱۷ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان سے عازم کلکتہ ہوا۔ راستہ میں ایک گاڑی کا وقت ٹھیر کر سرہند میں حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک پر فاتحہ پڑھا۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ انبالہ۔ شاہجہان پور۔ لکھنؤ۔ فیض آباد۔ جمالپور۔ بھاگلپور کے اسٹیشنوں پر بعض احباب سے ملاقات ہوئی۔ اور مل کر دعائیں کی گئیں۔ کلکتہ کے اسٹیشن پر وہاں کی جماعت کے اکثر احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ وہاں کی جماعت کے امیر حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب کے مکان پر قیام ہوا۔ ان ایام میں کلکتہ میں مسلم لیگ اور آل پارٹیز کانونشن کے علاوہ بہت سی کانفرنسیں اور جلسے اور نمائشیں ہو رہی تھیں۔ مثلاً نیشنل کانگریس۔ میڈیکل کانفرنس۔ بہائی کانفرنس۔ تھی اسٹک کانفرنس۔ لائبریری کانفرنس وغیرہ وغیرہ۔ مگر میں صرف لیگ اور کانونشن میں شامل ہو سکا۔ کیونکہ ان میں اتنا وقت خرچ ہو جاتا تھا۔ کہ اور کہیں جانے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ اور مسلم لیگ کا جلسہ ابھی پورے طور پر ختم بھی نہ ہوا تھا۔ کہ مجھے جلدی سے دہلی آنا پڑا۔ تاکہ آل پارٹیز کانفرنس میں بروقت شمولیت ہو سکے۔

تبصرہ

کلکتہ اور دہلی میں مضمون تبصرہ کی خوب اشاعت ہوئی اور اکثر معززین اہل الرائے اُسے پڑھ چکے تھے۔ اور ملاقات کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ کہ حضور نے اس نہرو رپورٹ پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالی ہے۔ اور اس سے مسلمانوں کو جو نقصانات پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ ان کو اچھی طرح سے واضح کر دیا ہے۔ اور اہل اسلام پر بڑا احسان کیا ہے۔ کئی اصحاب نے شکریہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ”اصلی اور عملی کام تو آپ کی جماعت ہی کر رہی ہے۔ اور جو تنظیم آپ کی جماعت میں ہے۔ وہ اور کہیں دیکھی نہیں جاتی“ کلکتہ میں ان ایام میں تبصرہ کی دو سو کاپیاں فروخت ہوئیں۔ اور ہنوز لوگ مانگتے تھے۔ کلکتہ کے احمدی بھائی مسٹر دولت احمد خاں صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جائنٹ ایڈیٹر اخبار ”سلطان“ نے تبصرہ کو بنگالی زبان میں ترجمہ کر کے اور ایک خوبصورت چھوٹی سی کتاب کی شکل میں ترتیب دے کر شائع کیا۔ اور بہت فروخت ہوا۔ اور بنگالیوں نے پڑھ کر اس سے راہنمائی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ دولت احمد خاں صاحب کو جزائے خیر دے۔ اور انہیں ان کے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ✦

آل پارٹیز کانونشن

یہ اُس مجلس کا نام ہے۔ جو کانگریس والوں نے نہرو رپورٹ پر غور کرنے کے لئے کانگریس کے پنڈال کلکتہ میں قائم کی۔ ہندوستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے نمائندے اس میں بلائے گئے تھے۔ جماعت احمدیہ کے دو نمائندے طلب کئے گئے تھے۔ ایک تو عاجز کو قادیان سے بھیجا گیا۔ دوسرے دولت احمد خاں صاحب کلکتہ سے میرے ساتھ شامل ہوئے۔ نہرو رپورٹ میں ترمیم کے لئے ہم نے دس ریزولیوشن پیش کئے۔ جنکو کانونشن کے سکرٹری صاحب نے اپنے ایجنڈا میں درج کر کے شائع کر دیا۔ اور وہ سب اپنے اپنے موقعہ پر مجلس میں پیش ہوئے۔ اور ان کے موافق و مخالف تقریریں بھی ہوئیں۔ لیکن وہاں چونکہ کثرت کانگریسی خیالات کے لوگوں کی تھی۔ اس واسطے ان ترمیموں کے لئے کثرت رائے نہ ہو سکی۔ تاہم یہ فائدہ ہوا۔ کہ اُن سب کے سامنے ہمیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ مل گیا۔

عاجز نے اپنی تقریر میں یہ بھی واضح کر دیا۔ کہ ہم نہرو رپورٹ کے مخالف ہیں اور اسکے خلاف ہمارے رسالے اور مضامین شائع ہوئے اور لیکچر و مجالس قائم ہوئیں۔ باوجود اسکے ہم نے کانونشن کی دعوت کو قبول کیا۔ اور اس میں شامل ہوئے۔ کیونکہ ہم بائیکاٹ کے قائل نہیں۔ ہماری رائے ہے۔ کہ سب کو ملنا چاہئیے۔ پھر خواہ ہماری بات تسلیم ہو یا رد کر دی جائے۔ لیکن سب کے خیالات کو سن لینا ضروری ہے۔ جو ترمیمی ریزولیوشن ہماری طرف سے پیش ہوئے۔ وہ خلاصۃً درج ذیل ہیں:-

(۱) مسلمان ممبران کونسل و اسمبلی کا انتخاب جداگانہ ہونا چاہئیے۔ (۲) صوبجات کی حکومتوں کو پورے اندرونی اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ (۳) مرکزی حکومت کو صرف وہ اختیارات حاصل ہونے چاہئیں۔ جو صوبجات کی طرف سے اُسے دئے جائیں۔ (۴) مرکزی حکومت میں مسلمانوں کی تعداد ۱/۳ سے کم نہیں ہونی چاہئیے۔ (۵) نہرو رپورٹ میں جو تجویز آسام کے بعض حصص کو بنگال میں شامل کر دینے کی ہے۔ وہ نکال دی جائے۔ (۶) سارے ہندوستان کی سرکاری اور تعلیمی زبان اُردو ہو۔ اُردو خط یعنی تحریر میں ہو۔ نہ کہ ہندی تحریر میں۔ جیسا نہرو رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے۔ (۷) مذہبی آزادی کے ساتھ اشاعت مذہب کی بھی سب کو آزادی ہونی چاہئیے۔ (۸) جو قوانین کسی خاص قوم پر اثر ڈالنے والے ہوں۔ ان میں کوئی تغیر نہ کیا جائے۔ جب تک اُسی قوم کے ۳/۴ ممبر اس تغیر کے ساتھ متفق نہ ہو جائیں۔ (۹) نہرو رپورٹ نے اختیارات اسمبلی کی جو فہرست بنائی گئی ہے۔ اس حصے کو نکال دیا جائے۔ (۱۰) سندھ کی آزادی کے متعلق جو شرائط نہرو رپورٹ میں لگائی گئی ہیں۔ وہ حصہ نکال دینا چاہیئے۔

مسلم لیگ

آل انڈیا مسلم لیگ میں حاضرین کی تعداد گزشتہ سالوں کی لیگوں کی نسبت بہت کم تھی۔ کونسل کے ایک جلسہ میں کورم پورا نہ ہو سکنے کے سبب کچھ کارروائی بھی نہ ہو سکی ہم نے چند ایک ریزولیوشن پیش کئے تھے۔ اور بھی اصحاب نے بعض ریزولیوشن لکھ کر دئے۔ مگر ان تمام ریزولیوشنز کو ملتوی کر کے سب سے پہلے مسٹر چھاگلا کا ریزولیوشن پیش ہوا۔ کہ مسلم لیگ اپنے نمائندے کانگریس کی آل پارٹیز کانونشن کو بھیجے۔ جو نہرو رپورٹ کے متعلق ان کے ساتھ سمجھوتہ کریں۔ سیٹھ ہارون صاحب نے اس کی ترمیم پیش کی کہ پہلے ایک اپنی سب کمیٹی بنائی جائے۔ جو نہرو رپورٹ پر غور کرے۔ ہم نے اس ترمیم کی تائید کی۔ لیکن کثرت رائے نے اس ترمیم کو رد کیا اور ۲۳ ممبر مقرر ہوئے۔ جن کے امیر مسٹر جناح نے ہندوؤں کے سامنے جا کر اپنے مطالبات پیش کئے۔ ان مطالبات کی ہندوؤں نے سخت مخالفت کی۔ اور تمام مطالبات یکے بعد دیگرے کثرت رائے کے ساتھ رد کر دئے گئے۔ اور جناح صاحب اپنے ۲۲ ساتھیوں کے ساتھ ناکام واپس آئے۔ اُسی جگہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی دعوت پہونچی۔ کہ دہلی میں اپنے بیس نمائندے بھیجو۔ شروانی صاحب اور جناح صاحب اور ایڈیٹر صاحب ”زمیندار“ اور بعض دیگر اصحاب نے مخالفت کی۔ کہ اصل نمائندہ لیگ ہی ہے۔ دہلی جانے کی ضرورت نہیں۔ شیخ محمد صادق صاحب امرتسری اور عاجز نے کہا۔ کہ دہلی جانا چاہئیے۔ جب آپ لوگ ہندوؤں کے ہاں چلے گئے۔ تو مسلمانوں کے ہاں کیوں نہیں جاتے کثرت رائے سے یہی پاس ہوا۔ کہ نہیں جانا چاہئیے ✦

خلافت میں تفرقہ

خلافت کا سالانہ جلسہ بھی کلکتہ میں ہو رہا تھا۔ مولانا محمد علی صاحب صدر جلسہ تھے۔ لاہور کی خلافت پارٹی کے ساتھ سخت اختلاف ہو گیا۔ اور قریباً ۴۰ آدمیوں نے ان سے الگ ہو کر ہندوؤں کی کانونشن میں بسر کردی ڈاکٹر محمد عالم صاحب اپنا بیان ایک گھنٹہ تک سُناتا رہا۔ جس پر ہندو بہت خوش ہو رہے تھے۔ کہ مسلمانوں میں آپس میں جھگڑا فساد ہوا ✦

مسلم کانفرنس

دہلی کی آل پارٹیز مسلم کانفرنس میں صدر ہز ہائینس سر آغا خاں تھے۔ اس میں تمام ریزولیوشن ان ہدایات کے مطابق ہو گئے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے نہرو رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمائی ہیں۔ عاجز کی یہی دو تقریریں ہوئیں۔ ایک سبجکٹ کمیٹی میں۔ اور دوسری جنرل میٹنگ میں۔ کلکتہ کے امیر جماعت احمدیہ مکرمی حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب اور مونگھیر سے حکیم خلیل احمد صاحب اور دہلی کی جماعت کے امیر بابو اعجاز حسین صاحب بھی بطور ڈیلیگیٹ کے اس کانفرنس میں شامل تھے۔ اکثر معززین جانتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی سیاسی راہنمائی اور جماعت کی تنظیم اور کارناموں کے مداح پائے گئے ✦

شکریہ

کلکتہ میں حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب کی مہمان نوازیوں اور عنایت فرمائیوں کا تو شمار ہی کیا ہو سکتا ہے۔ سیاسی کاموں میں اخویم دولت احمد خاں صاحب جائنٹ ایڈیٹر سلطان و

ایڈیٹر رسالہ احمدی اور منشی [illegible] چوہدری صاحب سے بہت امداد حاصل ہوئی ہم کو [illegible] ہمارے نوجوان دوست میاں محمد یوسف صاحب احمدی نے اپنی کار کے ساتھ بہت خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو [illegible]

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۹۲۹ء
نمبر ۵۷ جلد ۱۶
اشتہارات
قادیان میں سکنی اراضی
احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے
سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطعات قابل فروخت
موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی جو محلہ دارالبرکات اور محلہ دارالفضل کے درمیان
واقع ہے۔ اور اندر کی طرف بھی قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ
الگ مقرر کر دی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جا سکتی ہے۔ خواہشمند
احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل سے خط و کتابت فرمائیں
مرزا بشیر احمد قادیان
"عرق بخار تیجا و چوتھا"
ملیریا موسمی اور باری کے بخاروں کیلئے
(ہر روز چڑھتا ہو یا دوسرے تیسرے یا چوتھے دن)
یہ عرق طب یونانی اور ڈاکٹری کی ان ادویات کا مرکب ہے
جو ایسے بخاروں کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں عموماً دو چار یوم
پینے سے ہی پرانے سے پرانا بخار بھی رک جاتا ہے۔
قیمت فی شیشی عمر (وی پی خرچ ۶ر) تین شیشی ۲ اکٹھی بارہ شیشی ...
سرٹیفکیٹ۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ "عرق بخار تیجا و چوتھا"
جس کی ایک شیشی آپ کی دوکان سے خریدی گئی تھی اس سے بفضل
خدا میرے بھتیجے محمد اقبال کو دو دفعہ کے استعمال سے ہی صحت
ہوگئی واقعی آپ کا یہ عرق باری کے بخاروں کے لئے
نہایت مفید ہے۔
(جناب) راجہ غلام قادر خان (صاحب) مینجر روزانہ اخبار
"زمیندار" لاہور۔
"عرق طحال"
(تلی یعنی طحال "تاپ تلی" کیلئے)
بہترین علاج ہے
تلی کے سبب سے پیدا شدہ تمام تکلیفوں کو رفع
کر کے بہت جلد تلی کو سکیڑ کر اصلی حالت پر لاتا ہے۔
قیمت فی شیشی ... (وی پی خرچ ۶ر) تین شیشی ... اکٹھی بارہ شیشی ...
یہ عرق چوتھائی صدی سے اکسیر ثابت ہو رہے ہیں
انکو استعمال کر کے سینکڑوں مریض ہر سال صحت پاتے ہیں
مفت!! مفت!! مفت!!!
۱۹۲۹ء کا رنگین کیلنڈر
آپ کا حلفیہ وعدہ آنے پر کہ جو اشتہارات اسکے ساتھ
بھیجے جاوینگے آپ ان کو بڑی احتیاط اور کوشش
سے اپنے علاقہ کی دوکانوں پر چسپاں کرا دینگے
بالکل مفت بھیجا جاوے گا:۔
المشتہر
حافظ غلام رسول میڈیکل ہال
(قائم شدہ ۱۸۸۹ء)
وزیر آباد۔ (پنجاب)
اکسیر دماغ
حکیم عزیز الرحمٰن شفاخانہ عزیز خلائق
قلعہ سٹریٹ امرت سر
ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

پشاور۔ ۱۱ر جنوری۔ پشاور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کابل کے اخبار "امان افغان" میں شہریار کابل کا ایک شاہی اعلان شائع ہوا ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ امیر امان اللہ خاں نے معاشرتی اور مذہبی اصلاحات کا جو پروگرام افغانستان میں نافذ کیا تھا۔ وہ تقریباً سب کا سب منسوخ کر دیا ہے ا۔ جو افغان لڑکیاں حصول تعلیم کے لئے ترکی بھیجی گئی تھیں۔ انہیں واپس آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۲) یورپین لباس پہننے اور عورتوں کا پردہ ہٹانے کے متعلق جو احکام جاری کئے گئے تھے۔ وہ منسوخ کر دئے گئے ہیں۔ (۳) لڑکیوں کے مدارس اور خواتین کی انجمنیں توڑ دی گئی ہیں (۴) سپاہیوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ بلا حصول اجازت پیروں کے مرید بن سکیں۔ (۵) علماء کی سند اجازت حاصل کرنے اور لازمی فوجی ملازمت کے احکام منسوخ کر دئے گئے ہیں (۶) ہفتہ وار تعطیل بجائے جمعہ کے روز ہوا کریگی۔ (۷) مجلس افغان کے نام سے عمائدین کی ایک کونسل بنائی گئی ہے اس میں ۵۰ علماء سردار خوانین اور سرکاری عہدیدار شامل ہونگے۔ (۸) مجلس مذکور قوانین مروجہ کی ترمیم شریعت غرّا کے احکام کے مطابق کرے گی۔ اور جدید مجلس وکلاء کے فیصلہ جات پر نظر کریگی جو حال ہی میں صوبجاتی نمائندوں سے مرتب کی گئی تھی۔ اس اعلان پر نامی گرامی علماء کے دستخط ثبت ہیں۔ جن میں قاضی القضاۃ قاضی بحر اکبر اور حضرت صاحب شور بازار بھی شامل ہیں ؛

الہ آباد۔ ۱۳ر جنوری۔ گورنمنٹ نے اس قاعدہ کی منظوری دیدی ہے۔ کہ ۱۹۳۰ء کے بعد میٹرکیولیشن امتحان میں ۱۸ سال کم عمر کے شادی شدہ طلبا یا یکم جولائی ۱۹۲۹ء سے پہلے شادی کرانے والوں کو داخل نہ کیا جائے ؛

لاہور۔ ۱۳ر جنوری۔ فوجی پنشنروں کا گروہ بدستور میلارام روڈ پر سینہ آگرہ کئے پڑا ہے۔ پنجاب جہاں بیرول کمیٹی نے دل کے دفتر میں ڈسپنسری جاری کی ہے۔ اور رات گذشتہ کو ۱۴۲ پنشنروں کو دوائی تقسیم کر چکی ہے۔ اور تین پنشنروں کا اپریشن کیا گیا ہے۔ دو عورتیں اور ۱۲ پنشنر بطور ان ڈور مریض ڈسپنسری میں داخل ہو چکے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ سردار محمد عمر خاں افغان نے جو گذشتہ دنوں اپنے جائے قیام الہ آباد سے شورش افغانستان کی خبر سنکر فتنہ پردازی کو اور زیادہ تقویت دینے کی نیت سے فرار ہو گیا تھا۔ اتمان زئی میں ایک خان کے ہاں جو ایک حیثیت سے محمد عمر موصوف کے تعلق داروں میں سے تھے۔ ایک رات قیام کیا معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ محمد عمر حاجی صاحب ترنگ زئی کے پاس پہونچا۔ حاجی صاحب نے حالات معلوم کرنے کے بعد محمد عمر کو گرفتار کر لیا ؛

حضور نظام نے اپنے حاکمانہ جود وسخا سے ایک لاکھ روپے کی رقم خیرات کے لئے عطا فرمائی ہے۔ یہ رقم گورنر بنگال کے حوالہ کی گئی ہے۔ وہ خیراتی امور میں اپنی مرضی سے اسے صرف کریں گے ؛

شیلانگ۔ ۷ر جنوری۔ شیلانگ میں آج سائمن کمیشن کی مشترکہ کانفرنس کے سامنے خان بہادر قطب الدین احمد مسٹر اے ڈبلیو یا نقم رکن مجلس انتظامیہ سر سید محمد سعد اللہ بادری جیمس اور مسٹر رائے وزیر کی شہادتیں ہوئیں۔ ان شہادتوں کے ساتھ کانفرنس کا کام یہاں اختتام پذیر ہوا ؛

افواہ ہے۔ کہ سر جافرے ڈی مونٹ مورنسی گورنر پنجاب ایک ماہ بیس دن کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں وہاں آپکی ایک خاندانی گرجا میں شادی خانہ آبادی ہوگی۔ لڑکی کسی فوجی افسر کی ہے ؛

جریدہ ٹریبیون کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ منٹگمری میں تجارہ کلاں اور فوجی افسران کو جمع کیا گیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی موجودگی میں ان سے کہا گیا۔ کہ پانی کے ایک نالہ میں پستول سے چھ چھ فیر کریں۔ پانی کے اندر ایک ناند تھی۔ جس میں گولیاں رہ جاتی تھیں۔ تمام اشخاص کی گولیاں الگ الگ پیکٹوں میں بند کر کے لاہور بھیج دی گئیں ؛

کراچی۔ ۶ر جنوری۔ سب سے پہلا حاجیوں کا جہاز (مغل لائن) کراچی سے مورخہ ۱۷ر شعبان المبارک ۱۳۴۷ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۱۹۲۹ء کو جدہ روانہ ہوگا ؛

حکومت ہند نے ایک اعلان کے ذریعہ صوبجاتی حکومتوں کو ہدایت کی تھی۔ کہ وہ ان اخبارات کے خلاف مقدمے چلائیں۔ جنہوں نے بغاوت افغانستان کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ اس میں انگریزوں کا ہاتھ ہے۔ بعض جرائد ناقل ہیں کہ اس ضمن میں حکومت پنجاب زمیندار پر بھی مقدمہ چلانے والی ہے

بمبئی۔ ۹ر جنوری۔ سردار جی۔ این مازدمدار ممبر پراونشل مقامی کمیٹی بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں گورنر سے یہ استدعا کرینگے۔ کہ موجودہ کونسل کی میعاد میں جتنی توسیع عمل میں لائی جا سکے کیجائے۔ تاکہ اگلے جنرل انتخابات سائمن کمیشن کی رپورٹ پر بنتے ہوئے کانسٹی ٹیوشن میں ہوں۔

پٹنہ۔ ۹ر جنوری۔ بہار لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن اس امر کا پیش ہوگا۔ کہ عورتوں سے تذکیر و تانیث کی پابندی ہٹالی جائے۔ اور انکو حق رائے دہندگی دیا جائے

دہلی ۹ر جنوری۔ دو نوجوان برطانوی خواتین سیاح گھوڑوں والی بچوں کی گاڑی میں بمبئی کے لئے دہلی سے ہو کر گزرینگی یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ عورتوں نے بغیر کسی مرد کی امداد کے ایسا سفر کیا

نئی دہلی ۷ر جنوری۔ پولیس کی دوسالہ کانفرنس دہلی میں ۱۲ر جنوری سے شروع ہوگی۔ جس میں مختلف صوبجات کے سینئر افسران شریک ہونگے۔ انسپکٹر جنرل پولیس شمال مغربی سرحدی صوبہ صدر کانفرنس ہونگے ؛

مدراس۔ ۹ر جنوری۔ بہت سے موپلوں کو مالابار میں فساد وغیرہ کے الزام میں سزائیں ہوئی تھیں۔ اور کچھ موپلا قیدی انڈیمان بھیج دئے گئے تھے۔ اب یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس امر کی منظوری دیدی ہے۔ کہ ۲۸۰ موپلا قیدیوں کو جو علی پور جیل میں ہیں رہا کر دیا جائے ؛

نئی دہلی میں وائسرائے ہند کے لئے جو محل تیار کیا گیا ہے یہ ۱۵۰ ایکڑ رقبہ زمین میں تیار ہوا ہے۔ اس محل کے ساتھ جو باغ وغیرہ ہیں یہ تمام کل ۳۳۰ ایکڑ رقبہ زمین گھیرے ہوئے ہیں۔ اس محل کی تعمیر پر ۱۳ کروڑ روپیہ خرچ آیا ہے۔ اس محل میں ۳۴۰ کمرے ۱۲ غلام گردش اور ۳۷ فوارے ہیں ؛

مدراس ۱۰ر جنوری۔ کوئلس کے ساحل پر جو ٹراونکور کے متصل ہے۔ مچھلی پکڑنے والوں کے تقریباً سو جھونپڑے نذر آتش ہو گئے

امین گاؤں۔ (آسام) ۱۰ر جنوری۔ سائمن کمیشن اور مرکزی کمیٹی اپنا لائحہ عمل تکمیل کرنے کے بعد یہاں سے ملاقی ہوئیں اور اپنی مخصوص گاڑیوں کے ذریعہ سے کلکتہ روانہ ہو رہی ہیں۔ کل کلکتہ پہونچ جاوینگی ؛

کلکتہ۔ ۱۰ر جنوری۔ آج دوپہر کو کلو پیپ جیوٹ مل کے حکام ہڑتالیوں میں ایک جھگڑا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دس ہزار ہڑتالی جن میں پانصد عورتیں بھی شامل تھیں۔ تنخواہ لینے کے لئے مل میں جمع ہوئے۔ انہوں نے پتھر پھینکے۔ اور دروازوں پر دو دو کر دربانوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے چار کو معمولی اور دو کو شدید ضربات آئیں۔ بارہ ہڑتالیوں کو جنمیں ۵ یا ۶ عورتیں بھی شامل ہیں ضربات آئیں

غیر ممالک کی خبریں

لندن۔ ۹ر جنوری۔ کل اپسم جرج ریلوے اسٹیشن پر ریل کے تصادم کا ایک ہولناک حادثہ ہوا۔ جس سے ۴ آدمی ہلاک اور ۳۰ مجروح ہو گئے۔ گذشتہ ۳ ماہ کے اندر انگلستان میں یہ تیسرا ہولناک حادثہ ہے۔ ماہ نومبر میں ایل سی لائن پر کارفیلڈ سے ۳۰ میل پر تصادم ہوا تھا۔ جسمیں ۳۰ آدمی مجروح ہوئے تھے۔

لندن۔ ۸ر جنوری۔ ۳۱ر دسمبر کو بے کاروں کی تعداد ۱۵ لاکھ ۲۰ ہزار ۷ سو تھی۔ یہ تعداد ۱۷ر دسمبر سے بقدر ۲ لاکھ ۱۹ ہزار ۵ سو اکتر زیادہ ہے۔ گذشتہ سال کی اسی تاریخ سے ایک لاکھ ۴۸ ہزار ۳ سو ۹۷ زیادہ ہے۔

ٹانکن ۹ر جنوری۔ کل شام کو شنگھائی ٹانکن ایکسپریس ٹرین کو ایک مضافاتی اسٹیشن پر قزاقوں نے روک کر لوٹ لیا۔ فوراً ہی افواج بھیجی گئیں۔ اس وقت تک لٹیروں کا کچھ سراغ نہیں لگا ؛

بیونس۔ ایریز۔ ۸ر جنوری۔ ریاست چیلی کے کوہ آتش فشاں آج کل سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ مادہ پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا ہے متعدد آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مویشیوں اور دیگر مال کا بھی شدید نقصان ہوا ہے اگرچہ تباہی و بربادی میں اب کسی قدر کمی واقع ہونے لگی ہے مگر اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اتلاف جان ۳۰ نفوس کے قریب ہوا ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا